بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# احترام کعبۃ اللہ

**حدیثِ شریف**: عن عبداللہ بن عمر قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم : استمتعوا من ھذا البیت فإنہ قد ھدم مرتین ویرفع فی الثالث ۔(صحیح ابن خزیمہ : ۲۵۰۶ ، صحیح ابن حبان : ۹۶۶ ، الموارد )

**ترجمہ** : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا :" اس گھر سے فائدہ اٹھالو، کیونکہ دو بار ڈھایا گیا تیسری بار میں اٹھالیا جائے گا"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے خانہ کعبہ کو بڑی اہمیت دی ہے، اسے بہت سے فضائل سے نوازا ہے، جس شہر میں وہ واقع ہے اسے **بلدِ حرام** اور اسکے ارد گرد کے علاقے کو لائق **حرمت** قرار دیا ہے، اس گھر کی زیارت کے لئے آنے والے کو اپنا **مہمان** اور اپنی زیارت کرنے والا ٹھہرایا ہے، صاحب استطاعت پر اس گھر کی زیارت حج وعمرہ کی شکل میں **واجب** کیا ہے، صرف یہی ایک گھر ہے جس کے گرد طواف کو مشروع قرار دیا ہے، اور صرف یہی ایک گھر ہے جس کے ایک کونے پر نصب **حجر اسود** کو بوسہ دینے کو عبادت قرار دیا ہے اس گھر کے بقا کو دنیا کے بقا کی ضمانت بتلایا ہے، جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ (المائدہ : ۹۷) اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو، جو ادب کا مکان، ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دیا ہے، ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلّم کا ارشاد ہے کہ " جب تک امت اس گھر کی حقیقی تعظیم کرتی رہے گی بخیر وعافیت رہے گی لیکن جب اسکی حرمت پامال کردیں گے تو ہلاک وبرباد ہو جائیں گے" ( سنن ابن ماجہ : ۳۱۱۰، مسند أحمد، ج: ۴، ص: ۳۴۷، بروایت عیاش بن ابی ربیعہ )

اللہ تعالیٰ نے اس گھر پر یا اس کے ارد گرد کسی برائی وفساد کا ارادہ کرنے والے کو دردناک عذاب کی دھمکی دی " وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ " جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد ( فساد، کفر، شرک، اور گناہ ) کا ارادہ کرے اسے دردناک عذاب چکھائیں گے "(الحج: ۲۵ )

اس مبارک گھر کو اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے گوناگوں فوائد سے نوازا ہے لیکن چونکہ یہ دنیا فانی ہے، اس پر کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے، لہٰذا یہ گھر بھی ایک دن اس دنیا میں نہ رہا جائے، اس لئے اس گھر کے وجود کو غنیمت سمجھتے ہوئے زیرِ بحث حدیث میں اس کی خیرات وبرکات سے مستفید ہونے کی دعوت ہے کہ وہ وقت آنے سے پہلے اس سے جس قدر فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں اٹھالو، اس حدیث سے متعلق یہاں دو باتیں قابل ذکر ہیں :

(1) اس گھر سے فائدہ اٹھانے میں کیا کیا اہم چیزیں داخل ہیں :

(1) **اس گھر کا طواف** : اس گھر کا طواف بڑی اہم نیکی اور قربت الٰہی کا ذریعہ ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلّم کا فرمان ہے :" جو شخص شمار کر کے اس گھر کا سات چکر لگائے اور اسکے بعد دو رکعت نماز پڑھ لے تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس گھر کا طواف کرنے والا جب ایک قدم اٹھا کر اسے رکھتا ہے تو اس پر اسے دس نیکیاں ملتی ہیں، دس گناہ مٹا دئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ ( أحمد، الترمذی، بروایت ابن عمر )

(2) **حج وعمرہ کرنا** : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا :" ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور **حجِ مبرور** کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے،" ( متفق علیہ. بروایت أبو ہریرہ)

(3) **وہاں نماز پڑھنا** : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجد کے مقابلہ میں ہزار گناہ زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے کیونکہ مسجد حرام میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ گناہ زیادہ ہے''۔ ( مسند أحمد ، سنن ابن ماجہ بروایت جابر بن عبداللہ )

(4) **اس گھر اور اسکے ارد گرد کی چیزوں کی تعظیم** : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ " اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی عزت وحرمت کرے تو یہ اسکے دل کی پرہیز گاری کی وجہ سے ہے " (الحج: ۳۲ )۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: '' یہ وہ شہر ہے جس کی حرمت اللہ تعالیٰ نے اس دن متعین کردی تھی جس دن آسمان وزمین کو پیدا فرمایا، اس لئے اب یہ اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی وجہ سے قیامت تک کیلئے حرام ہے ،اور اس شہر میں مجھ سے پہلے کسی کیلئے قتال کو حلال نہیں کیا گیا اور میرے لئے بھی دن کے ایک حصے میں قتال کو جائز کیا گیا اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی وجہ سے قیامت تک کیلئے حرام ہے ، اس شہر کا کانٹا نہ کاٹا جائے ، نہ اس میں موجود شکار کو بھگایا جائے گا ، نہ اس میں پڑی ہوئی چیز کو اٹھایا جائے الّا یہ کہ مقصد اس کا اعلان کرنا اور مالک تک پہنچانا ہو ، اور نہ ہی وہاں کی گھاس کاٹی جائے گی۔ ( متفق علیہ ،بروایت : عبداللہ بن عباس )

(2) اس گھر کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام یا فرشتوں نے تعمیر کیا تھا جو طوفان نوح میں منہدم ہوگیا تھا، جس کی تعمیرِ نو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی پھر جب یہ گھر بہت بوسیدہ ہوگیا اور سیلاب سے منہدم ہوگیا تو قریش مکہ نے اسکی تعمیر کی جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم بھی شریک تھے اس طرح بار بار اسکی تعمیر نو ہوتی رہی اور اس کی برکت سے لوگ مستفید ہوتے رہے پھر جب قیامت قریب ہوگی تو حبشہ سے ایک ٹیڑھی پنڈلیوں والا حبشی اپنی فوج لیکر آئے گا اور اس گھر کو اس قدر بری طرح ڈھا دیگا کہ اسکی بنیاد کی اینٹوں تک کو اکھاڑ دیگا ، پھر اس کے بعد اس گھر کی تعمیر نہ کی جائے گی، ..... زیر بحث حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔

**فوائد** :

۱) خانہء کعبہ کی اہمیت کہ اسکا وجود اس امت کیلئے امان کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲) اس گھر کی زیارت وہاں نماز اور اسکے طواف کی اہمیت۔

۳) حج وعمرہ اور طواف وغیرہ ایسی عبادتیں ہیں جو صرف اسی گھر کے ساتھ خاص ہیں۔

فضیلۃ الشیخ/**ابو کلیم مقصود الحسن فیضی** حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب